بیاد بہ مجلس شیخ الحدیث — ضبط و ترتیب :- مولانا عبدالقیوم حقانی

صحبتے با اہلِ حق

——— شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کی مجلس میں

حیا، انسان کی فطرت ہے | ایک چھوٹا سا بچہ مجلس میں لایا گیا۔ حضرت مدظلہ نے دستِ شفقت پھیرا اور بسم اللہ پڑھانا چاہی مگر وہ نہیں پڑھ رہا تھا۔ تو پھر لفظ اللہ پڑھایا تو لڑکے نے خاموشی اور دبی زبان سے پڑھا۔ تو حضرت مدظلہ نے ارشاد فرمایا۔

بچوں میں بچپن ہی سے شرمیلاپن اور حیا پائی جاتی ہے۔ یہ ایک نیا کام کرنے اور لوگوں کے سامنے بات کرنے سے شرماتے ہیں۔ حیا خدا تعالیٰ کا عطیہ اور انعام ہے۔ جو بچپن ہی سے فطرت میں موجود ہوتا ہے اور یہی حیا مکلف ہونے کے بعد نصف ایمان بن جاتا ہے۔ الحیاء نصف الایمان بچپن کا حیا، اگر بڑی عمر میں بھی محفوظ کر لیا گیا تو انسان کامیاب ہے۔ ورنہ عام تجربہ یہ ہے کہ بری مجلس کی وجہ سے اور برے دوستوں کی وجہ سے حیا کی دولت سے بھی انسان محروم ہو جاتا ہے۔

راس الحکمۃ مخافۃ اللہ | احقر نے ایک صاحب سے متعلق عرض کی کہ یہ صاحب دارالعلوم میں اپنے کام سے سروکار رکھتے ہیں، اور ہر مسئلہ میں تقویٰ پر عمل کرتے ہیں۔ تو ارشاد فرمایا۔ راس الحکمۃ مخافۃ اللہ جس کام میں بھی تقویٰ اختیار کیا گیا وہ کام انجام کے اعتبار سے بڑا نتیجہ خیز ثابت ہوتا ہے۔ جو شخص اپنے اللہ سے معاملہ ٹھیک رکھتا ہے وہ اپنے انجام میں ریا اور نمائش سے پرہیز کرتا ہے تو اس کی معمولی نیکی بھی دوسرے لوگوں کے بڑے بڑے حسنات پر بھاری ہوتی ہے۔

فرمایا۔ دیوبند کے اول مہتمم دوپہر کو دارالعلوم کے احاطہ میں ایک درخت کے سایہ کے نیچے اپنا کوئی حیوان لاکر باندھا کرتے تھے چونکہ احاطہ دارالعلوم کا تھا اس لئے بنا بر احتیاط و تقویٰ اس کا بھی کرایہ داخل کرتے تھے۔ جس صاحب کا آپ نے ذکر کیا ہے یہ تو کوئی عالم نہیں ہیں بس یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے جب رہنمائی فرماتے ہیں تو تعلیم کی ضرورت بھی باقی نہیں رہتی۔

فرمایا۔ ہر کام کرتے وقت سب سے پہلے انسان اپنے دل کو ٹٹول لے۔ استفت قلبک۔ جب بھی کوئی غلط قدم اٹھتا ہے تو دل میں ایک کھٹک پیدا ہو جاتی ہے۔

دوا کے بعد دعا ایک صاحب نے عرض کی۔ کام زیادہ ہے وقت نہیں ملتا۔ کوئی مختصر سا وظیفہ عنایت فرمائیں۔ جس پر دوامًا عمل ہو سکے۔

فرمایا۔ ہر نماز کے بعد ۱۹ مرتبہ یاحی یا قیوم برحمتک استغیث۔ پڑھ لیا کریں۔ غزوۂ بدر کے موقعہ پر جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک چھپر بنا یا گیا تو حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس چھپر میں خدا کے حضور سربسجود رہے۔ اور زبان مبارک پر "یاحی یا قیوم برحمتک استغیث کی دعا جاری رہی۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں نے توجہ سے سنا تو آں حضرت اسی دعا میں مشغول تھے۔

انسان درجۂ اسباب میں اپنا کام مکمل کرلے پھر خدا کے حضور انابت اختیار کرے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صف بندی فرمائی گویا دوا کی۔ اور پھر خدا کے حضور سربسجود ہو کر استغاثہ فرمایا اور دعا کی۔

نفاق پر خاتمے کا اندیشہ ارشاد فرمایا، اگر ایک انسان نہ تو جہاد کرتا ہے اور نہ ہی دل میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہے اور نہ مجاہدین کی فتح مندی اور کامیابی کی دعا کرتا ہے۔ تو اندیشہ ہے کہ اس کا خاتمہ نفاق پر ہو۔ جو لوگ کسی وجہ سے جہاد بالسیف سے محروم ہیں انہیں جہاد کی نیت اور ارادہ ضرور کر لینا چاہئے۔ اور مجاہدین اور غازی اسلام کی کامیابی کے لئے خدا کے حضور مصروف دعا رہنا چاہئے۔

فکر آخرت ارشاد فرمایا جس کی آخرت مامون ہو تو اس کی دینی خدمات، مدارس کا انعقاد اور مدارس کے لئے چندے اکٹھے کرنا اور اس سلسلہ میں تگ ودو اور سعی کرنے والوں کے کردار سے بڑی خوشی اور فرحت حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اگر فرض کریں جیسا کہ آپ نے کہا کہ فلاں صاحب نے دس لاکھ روپیہ حکومت سے مدرسہ کے نام سے لیا ہے تو جب مدرسہ جعلی ہے اور حقیقت بھی کچھ نہیں تو اس قسم کے لوگوں کے ایسے کردار سے طبیعت بے چین ہوتی ہے۔ اور ایک گھٹن سی محسوس ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسے لوگ دینی مدارس اور اہل علم کو بدنام کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو دین کے نام سے ذہب اور فضہ جمع کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے آخرت میں سخت بازپرس ہوگی۔ اور اللہ کی ناراضگی کے مستحق ٹھہریں گے۔

استاد سے پڑھے بغیر علمی مسائل پر بحث کرنا مفاسد کا پیش خیمہ ہے صاحب فن استاد سے اکتساب فیض ایک معروف اور مسلم اصول ہے۔ کسی فن کو صحیح معنوں میں سیکھنے کے لئے اس فن کے ماہر استاد کی شاگردی از بس ضروری ہے مگر آج کل کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو استاد سے پڑھے بغیر صرف اپنے مطالعہ کے زور سے علم حدیث کے دقیق اور نازک ترین مسائل میں گفتگو کرتے رہتے ہیں جو بہت بڑے وبال اور مختلف مفاسد کا پیش خیمہ ہو سکتے ہیں!

طلبار نے بڑے کام کرنے ہیں۔ انہیں جزئیات میں الجھا کر بے کار نہ کرو قرۃ العیون نامی کتاب کے کسی نے ۲۵ نسخے دارالعلوم حقانیہ بھیجے "تاکہ طلبار میں تقسیم کر دئے جائیں۔ حضرت شیخ کو معلوم ہوا تو فرمایا

کہ اس کتاب کا ایک نسخہ مولانا غلام الرحمٰن صاحب اور ایک نسخہ آپ (کاتب الحروف) دیکھ لیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ اس کتاب میں مختلف فیہ مسائل پر بحث کی گئی ہے۔ اور جزئیات کے اختلافات کو نکھارا گیا ہے۔ اگر واقعۃً ایسا ہی ہے تو طلباء کو ہرگز نہ دینا۔ اور انہیں یہ کتاب دے کر خواہ مخواہ جزئیات میں الجھائے نہ رکھنا۔ انہوں نے تو بڑے کام کرنے ہیں۔

عیاشی پر علم حاصل نہیں ہوتا آج کل بڑے بڑے مدارس قائم ہو گئے ہیں طلباء کو سہولت ہے اور سب کچھ تیار ملتا ہے۔ تاہم یاد رکھو کہ عیاشی اور عیش کوشی سے علم حاصل نہیں ہوتا۔ ہم نے تو پہاڑوں اور جبل و قلل میں رہ رہ کر علوم کی تحصیل کی ہے۔ اس زمانہ میں روٹیاں مانگ مانگ کر کھاتے تھے۔ مجھے خوب یاد پڑتا ہے کہ دہلی میں مجھے ۸ میل دور جا کر روٹی کھانا پڑتی تھی جب واپس آتا تو وہ ہضم ہو جایا کرتی تھی۔

تحصیل علم میں جس قدر مشقت اور تعب زیادہ ہوگا اسی قدر علم کی قدر و عظمت بھی زیادہ ہو گی۔ اور اسی پر نتائج و ثمرات بھی اچھے مرتب ہوں گے۔

حفاظت و خدمت دین یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہم سے دین کی خدمت بھی لے لے اور اپنے راستے میں قبول بھی کر لے۔ دین کی خدمت لینا اور بات ہے اور اپنے راستے میں قبول کر لینا اور بات ہے۔ اپنے دین کی حفاظت اور خدمت کا کام خدا تعالیٰ جس سے چاہتا ہے لے لیتا ہے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ کی معیت میں غار ثور میں تھے اور کفار آپ کو ڈھونڈ رہے تھے اس وقت خدا تعالیٰ نے کبوتر اور مکڑی سے کام لیا۔ ایک نے جالا بنا یا اور دوسرے نے انڈے دے دئے۔

خدا تعالیٰ نے جب کسی سے حفاظت و خدمت دین کا کام لینا ہوتا ہے تو اس میں ذات پات حیثیت اور شخصی وجاہت کو نہیں دیکھتے اور نہ کسی کی شخصیت کا لحاظ کرتے ہیں بلکہ جس سے جتنا کام چاہتے ہیں لے لیتے ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں خدمت دین کا شرف حاصل ہو جاتے۔ اور پھر اسے بارگاہِ ربوبیت میں شرف قبول بھی حاصل ہو۔

قرآن و حدیث کے انوارات حضرات صوفیاء فرماتے ہیں:۔

جب قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے تو پڑھنے والے کے منہ سے سورج کی شعاعوں کی طرح نور کی شعاعیں نکلتی ہیں۔ جن میں جلال غالب رہتا ہے۔ اور حدیث کے پڑھتے وقت چاند کی روشنی جیسے انوارات ظاہر ہوتے ہیں۔ جن میں جمال غالب رہتا ہے ٭